120

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵	۲۹ شعبان ۱۳۹۱ھ ۔ ۲۰ر اخاء ۱۳۵۰ھش ۔ ۲۰ر اکتوبر ۱۹۷۱ء	نمبر ۲۴۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اخلاص اور وفاداری ہی وہ چیز ہے جو انسان کی قدر و قیمت کو اللہ تعالیٰ کے حضور بڑھاتی ہے

اللہ تعالیٰ لاف و گزاف کو پسند نہیں کرتا۔ دل کی اندرونی حالت پر اسکی نظر ہوتی ہے

"اللہ تعالیٰ لاف و گزاف کو پسند نہیں کرتا وہ دل کی اندرونی حالت کو دیکھتا ہے کہ اس میں ایمان کا کیا رنگ ہے جب ایمان قوی ہو تو استقامت اور استقلال پیدا ہوتا ہے اور پھر انسان اپنی جان و مال کو ہرگز اس ایمان کے مقابلہ میں عزیز نہیں رکھ سکتا۔ اور استقامت ایسی چیز ہے کہ اس کے بغیر کوئی عمل قبول نہیں ہوتا۔ لیکن جب استقامت ہوتی ہے تو پھر انعاماتِ الٰہیہ کا دروازہ کھلتا ہے، دعائیں بھی قبول ہوتی ہیں، مکالماتِ الٰہیہ کا شرف بھی دیا جاتا ہے یہانتک کہ استقامت والے سے خوارق کا صدور ہونے لگتا ہے۔ ظاہری حالت اگر اپنی جگہ کوئی چیز ہوتی اور اسکی قدر و قیمت ہوتی تو ظاہرداری میں تو سب کے سب شریک ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک شرف اور بزرگی اندرونہ سے ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی لئے فرمایا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور بزرگی ظاہری نماز اور اعمال سے نہیں ہے بلکہ اسکی فضیلت اور بزرگی اس چیز سے ہے جو انکے دل میں ہے۔ حقیقت میں یہ بات بالکل صحیح ہے کہ شرف اور علو دل ہی کی بات سے مخصوص ہے۔ مثلاً ایک شخص کے دو خدمتگار ہوں اور ان میں سے ایک خدمتگار تو ایسا ہو جو ہر وقت حاضر رہے اور بڑی جانفشانی سے ہر ایک خدمت کے کرنے کو حاضر اور تیار رہے اور دوسرا ایسا ہے کہ کبھی کبھی آجاتا ہے۔ ان دونوں میں بہت بڑا فرق ہے جو ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے۔ آقا بھی خوب جانتا ہے کہ یہ محض ایک مزدور ہے جو دن پورے ہو جانے پر تنخواہ لینے والا ہے اور اسی کیلئے کام کرتا ہے۔ اب صاف ظاہر ہے کہ اسکے نزدیک قدر و قیمت اور محبت اسی سے ہوگی جو محنت اور جانفشانی سے کام کرتا ہے نہ کہ اس مزدور سے۔

پس یاد رکھو کہ وہ چیز جو انسان کی قدر و قیمت کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑھاتی ہے وہ اس کا اخلاص اور وفاداری ہے جو وہ خدا تعالیٰ سے رکھتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۶۰ و ۲۶۱)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۱۹ر اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۱۸ر اخاء کی رپورٹ مظہر ہے کہ:۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب حضور کی صحت و عافیت کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

مجلس ارشاد کا اجلاس

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس ارشاد کا آئندہ اجلاس مورخہ ۲۰ر اخاء یعنی ۲۰ر اکتوبر ۱۹۷۱ء کو بروز بدھ مسجد مبارک میں بعد نماز مغرب منعقد ہوگا انشاء اللہ۔ امید ہے کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ بھی اس اجلاس میں رونق افروز ہونگے اور احباب کو حضور کے ارشادات کے سننے کا بھی موقع ملے گا۔ انشاء اللہ ——— اس اجلاس میں مندرجہ ذیل دو تقریریں ہوں گی:۔

(۱) مکرم جناب بشیر احمد خان صاحب رفیق سابق امام مسجد لنڈن
حضرت مجدد الف ثانی رح کے کارنامے۔

(۲) مکرم مولوی رفیق احمد صاحب جاوید مربی سلسلہ "الحیات الآخرۃ"۔

لاؤڈ سپیکر کا اور مستورات کے لئے پردہ کا بھی انتظام ہوگا۔ احباب شمولیت فرما کر استفادہ فرمائیں۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

تقرر ناظم انصار اللہ ضلع گجرات

محترم قائم مقام صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے مکرم میجر ڈاکٹر ملک عبدالحق صاحب کو بطور ناظم انصار اللہ ضلع گجرات ۳۱ر دسمبر / فتح ۱۹۷۳ء / ۱۳۵۰ ہش تک مقرر فرمایا ہے۔ جملہ مجالس انصار اللہ ضلع سے درخواست ہے کہ ناظم صاحب انصار اللہ ضلع سے پورا پورا تعاون فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ والسلام

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

اسلام کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچائیے

برِّ اعظم افریقہ میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت اور غلبہ کیلئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جو عظیم پروگرام شروع فرمایا ہے، نہایت ہی قلیل عرصہ میں اس کے ثمرات ہمیں نظر آنے لگے ہیں۔ اس سکیم کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اموال کی بھی ضرورت ہے۔ نصرت جہاں ریزرو فنڈ کا اجراء حضور نے اسی غرض سے فرمایا ہے۔ اس فنڈ میں دل کھول کر حصہ لیجئے۔ اپنے اُوپر تنگی وارد کر کے بھی حصہ لیجئے۔ ہر فرد جماعت کو اس میں شریک کیجئے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس حقیر نذرانہ کو قبول فرماتے ہوئے اس سکیم کو شاندار طور پر کامیاب بنائے۔ آمین

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ اخاء ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُنیا میں اسلام کی حفاظت کیلئے ایک بنیادی قدم

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۵ ماہ اخاء ۱۳۵۰ ہش (مطابق ۱۵ اکتوبر ۱۹۷۱ء) کو مسجد مبارک ربوہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے احباب جماعت کو پھر توجہ دلائی ہے کہ وہ وطن کی حفاظت اور عزت کی خاطر ہر قربانی اور خدمت کے لئے تیار رہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے صدر پاکستان جنرل آغا محمد یحییٰ خاں کی حالیہ نشری تقریر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہندوستان کی طرف سے حملہ کے خطرہ کے پیش نظر صدرِ مملکت نے قوم کو جو نصیحتیں فرمائی ہیں اور قوم سے جن توقعات کا اظہار کیا ہے ہم میں سے ہر ایک کو ان نصائح پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ان توقعات کو پورا کرنا چاہیئے۔ حضور نے فرمایا جبکہ دشمن پاکستان کو ختم کرنا اور مسلمانوں کو مٹانا چاہتا ہے ہمیں پاکستان کی حفاظت اور عزت کی خاطر ہر قربانی اور ہر خدمت بجالانے کے لئے تیار رہنا چاہیئے اور قربانیوں کے لئے تیار رہنے کے ساتھ ساتھ دعاؤں پر بھی خاص زور دینا چاہیئے اور دعاؤں کے ذریعہ بھی اپنے ملک کی خدمت کرنی چاہیئے تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے پاکستان کو ہر قسم کے نقصان سے بچائے اور ہر قسم کی کامیابی عطا فرمائے اور اسے ہر میدان میں فتح بخشے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج جن انتہائی نازک حالات میں جملہ اہلِ پاکستان کو بالعموم اور احباب جماعت کو بالخصوص ملک کی حفاظت اور عزت کی خاطر قربانیاں کرنے اور قربانیوں کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دُعاؤں کے ذریعہ ملک کی خدمت کرنے کی پُر زور تلقین فرمائی ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے قیامِ پاکستان کے وقت سے ہی اہلِ پاکستان کو بالعموم اور اپنی جماعت کے افراد کو بالخصوص ان حالات کا مقابلہ کرنے اور ہر قسم کی قربانیاں بجالانے کے لئے ہمیشہ تیار رہنے کی تلقین کرنا شروع کردی تھی۔ آپ کی دُور بین نگاہ دیکھ رہی تھی کہ پاکستان کے دشمن اس کی ہستی اور بقا کے لئے مہیب ترین خطرات پیدا کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں گے اور اس امر کی کوشش کرینگے کہ پاکستان کی شکل میں جو نیا آزاد و خود مختار اسلامی علاقہ قائم ہُوا ہے یہ سرے سے پنپ ہی نہ سکے۔ اور اگر ان کی مخالفانہ اور معاندانہ کوششوں کے باوجود یہ اپنی ہستی برقرار رکھنے میں کامیاب رہے تو پھر براہ راست حملہ کرکے اسے کالعدم کردیا جائے۔ ان خطرات کے پیشِ نظر جنہیں آپ اپنی دُور اندیشی اور اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ غیر معمولی فراست کے نتیجہ میں بصیرت کی آنکھ سے دیکھ رہے تھے، آپ نے اپنی متعدد تقریروں میں اہلِ وطن کو ان سے نہ صرف خبردار فرمایا بلکہ ان کا مقابلہ کرنے کے لئے شروع ہی سے تیار رہنے اور اس کے لئے پوری تیاری کرنے کی بار بار تلقین فرمائی۔

اس ضمن میں ہم قبل ازیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی اُس معرکہ آراء تقریر کا "دو اہم فرائض اور ایک عظیم الشان بشارت" پر مشتمل ولولہ انگیز اقتباس ہدیۂ قارئین کرچکے ہیں۔ آج ہم ذیل میں حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی ایک اور بصیرت افروز تقریر کا اقتباس ہدیۂ قارئین کرتے ہیں۔ یہ تقریر آپؓ نے اپریل ۱۹۴۹ء میں ربوہ کی سرزمین پر منعقد ہونے والے جلسۂ سالانہ کے موقع پر فرمائی تھی۔ اس میں آپؓ نے آئندہ چل کر پاکستان کو پیش آنے والے خطرات کا ذکر کرتے ہوئے احباب جماعت کو وطن کی حفاظت کی خاطر قربانیاں کرنے کے لئے تیار رہنے کی تلقین فرمائی۔ آپؓ نے ایک اسلامی علاقہ کی حفاظت کی خاطر جانیں قربان کرنے کو دُنیا بھر میں اسلام کی حفاظت اور اس کے دفاع کے سلسلہ میں پہلا قدم قرار دیا اور خبردار فرمایا کہ نہ صرف ایک اسلامی علاقہ کی حفاظت کی خاطر بلکہ دنیا میں ہر جگہ اسلام کا دفاع کرنے اور اسے سربلند رکھنے کے لئے قربانیاں دینی ہوں گی، تاکہ دنیا بھر میں اسلام اور ملّتِ اسلامیہ کے سر سے ہر قسم کی بلائیں دُور ہوں اور اسلام ایک زبردست اور ناقابلِ تسخیر قوّت کے طور پر اُبھر سکے۔ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے اپنی اس تقریر میں قیامِ پاکستان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

"اس زمانہ میں بھی خدا تعالیٰ نے اسلام کو عزت دینے کے لئے ایک اسلامی علاقہ قائم کردیا ہے اور مسلمان کہلانے والے اس کے حکمران اور بادشاہ ہیں۔ یا تو ہمارے کافر حاکم تھے اور یا اب مسلمان حاکم ہیں۔ وہ خواہ کتنے بھی بگڑے ہوئے ہوں بہرحال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے ہیں۔ یہ رتبہ اور یہ عزت جو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو بخشی ہے یہ ایک علامت ہے اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اور بھی عزت دینے کے لئے تیار ہے۔ . . . . لیکن ہر نعمت کے لئے کچھ قربانی دینی پڑتی ہے اور ہر قربانی اپنے ساتھ کچھ جذبات کو بھی اُبھارا کرتی ہے اور کچھ جذبات کو صدمے بھی پہنچایا کرتی ہے۔ جس کے پاس کچھ نہیں ہوتا اسے بچانے کا کوئی فکر بھی نہیں ہوتا۔ مگر جس کے پاس کچھ ہوتا ہے اسے اپنی چیز ڈاکوؤں اور چوروں سے بچانے کے لئے اس کی حفاظت کا بھی فکر ہوتا ہے۔ غرض دولت کی فراوانی یا حکومت اور بادشاہت اپنے ساتھ ذمہ داریاں بھی لاتی ہے۔ **جب ملک ہمارے پاس آچکا ہے تو اس کا بچانا ہمارا کام ہے۔ اب انگریزوں کے خون سے اس ملک کو بچایا نہیں جاسکتا بلکہ خود مسلمانوں کے خون سے اس ملک کو بچایا جائے گا۔** اس سلسلہ میں پاکستان کو پچھلے اور اسے اس کے ایک جائز حق سے محروم کرنے کے لئے بعض خطرات پیدا کردیئے گئے ہیں۔ اس موقع پر مَیں نے بار بار جماعت احمدیہ کے افراد کو توجہ دلائی کہ وہ اُٹھیں اور ملک کی خدمت کریں۔ یہ پہلا قدم ہے جو ایک اسلامی علاقہ کی حفاظت کے لئے اُٹھایا گیا ہے۔ اس کے بعد وہ وقت بھی آئے گا جب خالص اسلام کی حفاظت کے لئے جنگیں کرنی پڑیں گی۔ مگر جو شخص پہلا قدم اُٹھانے کے لئے تیار نہ ہو اس سے یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ دوسرا قدم اُٹھانے کے لئے تیار ہوجائے گا"

(مصباح مئی ۱۹۵۰ء)

صدر مملکت نے اپنی حالیہ نشری تقریر میں قوم پر اچھی طرح واضح فرمادیا ہے کہ اس وقت ملک انتہائی نازک دَور میں سے گزر رہا ہے۔ اگر دیکھا جائے تو وہ خطرہ جس سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قیامِ پاکستان کے معاً بعد بار بار خبردار فرمایا تھا ایک دفعہ پھر پوری شدت کے ساتھ کھلے طور پر سامنے آگیا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو ایک دفعہ مجلس خدام الاحمدیہ کے انتیسویں سالانہ اجتماع کے موقعہ پر اور پھر دوسری مرتبہ اپنے حالیہ خطبۂ جمعہ میں صدر پاکستان کی نشری تقریر کے حوالہ سے توجہ دلائی ہے کہ وہ وطن کی حفاظت اور عزت کی خاطر ہر قسم کی قربانیاں پیش کرنے اور ہر قسم کی خدمات بجالانے کے لئے تیار ہوجائیں اور ساتھ کے ساتھ طلبِ نصرت کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دُعائیں کریں اور بہت دُعائیں کریں۔ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ ہمارا سب سے بڑا اور سب سے کارگر ہتھیار دُعا ہی ہے اور دُعا ہی کے ذریعہ اسلام کو فتح ملنی اور اس کا غالب آنا مقدّر ہے ہمیں چاہیئے کہ ہم ہر قسم کی قربانیوں اور خدمت کے لئے تیار رہیں، اور راتوں کو اُٹھ کر درد و سوز سے دُعائیں کریں کہ خدا تعالیٰ ہمیں اور ہمارے سب ہموطنوں کو موجودہ نازک ترین وقت کے تقاضوں کو سمجھنے اور انہیں پورے جذبہ و جوش کے ساتھ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور خارقِ عادت طور پر اپنی غیر معمولی نصرت سے نوازے اور دُنیا بھر میں اسلام کی حفاظت کی غرض سے پاکستان کی حفاظت کے لئے پہلا اور بنیادی قدم پوری مضبوطی و پامردی اور بے مثال جرأت و شجاعت کے ساتھ اُٹھانے اور اس طرح حفاظتِ وطن کا فریضہ پوری دلیری اور بے جگری کے ساتھ ادا کرنے کی سعادت بخشے۔

رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا
وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○

آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تختِ سلیمان (کشمیر) اور حضرت مسیح علیہ السلام

محترم شیخ عبدالقادر صاحب رستم پارک نواں کوٹ لاہور

سلسلہ کیلئے دیکھیں الفضل ۲۲ تبوک ۱۳۵۰ ہش مطابق ۲۲ ستمبر ۱۹۷۱ء

سرینگر کے قریب ایک پہاڑی کا نام تختِ سلیمان ہے۔ اس کی چوٹی پر ہندوؤں کا ایک پرانا مندر ہے اس معبد کے آس پاس بعض آثار ہیں مورخ کشمیر محمد الدین فوق لکھتے ہیں۔

"مندر سے شمال کی طرف پتھر کا ایک مکان بنا ہوا ہے جس کے ستون دیواریں اور چھت سب پتھر کی تعمیر کے ہیں مسلمانوں کا بیان ہے کہ وہ مسجد ہے اور یہ وقتی مسجد کی علامت محراب ابھی تک اس میں موجود ہے اس کے متصل ہی ایک چبوترہ مٹی کا ہے جس کو مسلمان قبرستان بیان کرتے ہیں مٹی کے بلند ڈھیر کے پاس ایک اور چبوترہ ہے جو سالہا سال سے اسی طرح مٹی کا ڈھیر چلا آتا تھا مگر ۱۹۱۵ء میں جب محکمہ آثار قدیمہ نے اس ڈھیر کو کھدوایا تو اس کے نیچے سے خوشنما ساخت کے پتھروں کا ایک طویل تخت برآمد ہوا۔"

(رہنمائے کشمیر ص۱۲۷)

مسلمانوں میں روایت ہے کہ یہ تخت حضرت سلیمان علیہ السلام کا ہے وہ یہاں نزول فرما ہوئے تھے اصل حقیقت بیان ہو چکی ہے کہ یہ تخت حضرت سلیمان علیہ السلام نے نہیں بلکہ سلیمان نامی ایک اسرائیلی نے بنوایا تھا۔ جو کہ کشمیر میں حضرت مسیح علیہ السلام کے دامن سے وابستہ ہو چکا تھا اسی واقعہ سے یہ روایت پروان چڑھی کہ حضرت سلیمان تخت پر اڑ کر یہاں اترے تھے

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت ۷۸۰ھ میں کشمیر میں وارد ہوئے ۷۸۵ھ میں اوچ شریف میں ان کی وفات ہوئی ان کے سفرنامہ میں لکھا ہے

"(علاقہ کشمیر) جہتر سلیمان کا آباد کردہ ہے۔ آپ کا تخت وہاں رکھا ہوا ہے کشمیر کی ساری خلقت اس پہاڑ کے نیچے جمع ہوتی ہے جشن مناتی اور اس تخت کی زیارت کرتی ہے۔ اس فقیر نے بھی اس تخت کو نیچے اور اوپر سے دیکھا اور زیارت کی"

(ملکہ عادفہ از محمد الدین فوق ۲۸-۲۷)

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ تخت سلیمان کو ایک مقدس جگہ مانا جاتا تھا۔ یہ آج سے چھ سو سال پہلے کی شہادت ہے آج سے بارہ سو سال قبل پنڈت رتنا کر نے سنسکرت میں تاریخ کشمیر لکھی وہ لکھتے ہیں

"سندیمان نام ایک شخص جو مغربی ممالک کے حکمرانوں میں سے تھا کشمیر پہنچ کر کوہ لارجیت (تخت سلیمان) پر مقیم ہوا سندیمان کا ایمان آسمان پر چلتا تھا۔ تمام جن دیو چرند پرند اس کے مطیع تھے"

(تاریخ کشمیر محمد الدین فوق حصہ اول صفحہ ۱۰۹)

تاریخ کشمیر کے قدیم قلمی نسخہ کا حوالہ گزر چکا۔ اسمیں لکھا ہے کہ پارس سے آمدہ سلیمان کو ہندو سندیمان کہتے تھے۔ اس نے تخت سلیمان کے معبد کی تعمیر کی اور مندر کے باہر حضرت مسیح علیہ السلام کے نام کے کتبے لکھے۔ اس روایت نے رتنا کر کے عہد میں یہ شکل اختیار کر لی۔ کہ سندیمان (سلیمان علیہ السلام) ہوائی تخت سے آئے تھے اور سرینگر کے اس پہاڑ پر نزول فرما ہوئے تھے۔

(۲)

کشمیر کی مشہور قلمی اور غیر مطبوعہ تاریخ از حسن شاہ میں لکھا ہے۔ کہ محمود غزنوی سیر و تفریح کیلئے دو دفعہ کشمیر آیا مقامی راجہ کا وہ مہمان تھا اس نے تخت سلیمان کی عمارت میں نماز ادا کی اور جناب الٰہی میں دعائیں کیں

(تاریخ کشمیر از فوق حصہ اول ص۱۲۷ حاشیہ)

محمود غزنوی نے دو دفعہ کشمیر پر حملہ کیا۔ لیکن کشمیر میں داخل نہیں ہو سکا۔ جس کے باعث مذکورہ دفعہ کو مورخ صحیح نہیں سمجھتے میرے نزدیک محمود غزنوی کا یہ انفرادی دورہ تھا۔ مقامی راجہ کی دعوت پر وہ کشمیر میں سیر و سیاحت کے لئے آیا۔ اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ آج سے ایک ہزار سال قبل تخت سلیمان کی پہاڑی کو عبادت کے لئے متبرک جگہ سمجھا گیا۔ یہاں دعائیں کی جاتیں خدا تعالیٰ کے حضور سجدات بجا لائے جاتے یہ سب کچھ کیوں تھا؟ اس کا ایک ہی جواب ہے کہ یہ پہاڑ یوز آسف پیغمبر کشمیر کا مقام تھا۔ اس کے مرید سلیمان نے یہاں ایک تخت اور عبادت گاہ بنوائی ہندوؤں کے مندر کی مرمت کی۔ اور اپنے آقا کے لئے بھی سیج بچھائی "ایں ایشاں یسوع پیغمبر بنی اسرائیل است" کا اعلان اس پہاڑ سے ہوا۔

(۳)

آج سے چھ سو سال قبل کشمیر کی عنانِ حکومت سلطان سکندر المعروف بت شکن کے ہاتھ میں آئی۔ اس نے کشمیر کے معابد کی تطہیر کی کیونکہ وہ جرائم، سازشوں اور صلیب زدہ کا گڑھ بن چکے تھے۔ لیکن تخت سلیمان کے مندر کو ہاتھ نہیں لگایا یہ ایک راز ہے جسے مورخ حل نہیں کر سکے پنڈت گوپال بی اے اپنی کتاب SHART HISTORY OF KASHMIR میں لکھتے ہیں کہ

"سکندر بت شکن نے تخت سلیمان کے مندر کو اس خیال سے نہیں چھیڑا کہ وہ (غلط طور پر) سمجھتا تھا کہ یہاں محمود غزنوی نے عبادت کی ہے۔" (ص ۱۲۹)

میرے نزدیک سلطان سکندر نے مندر کو اس لئے ہاتھ نہیں لگایا کہ اس کی سیڑھیوں پر "حضرت یوز آسف یعنی یسوع پیغمبر بنی اسرائیل" کے کتبے کندہ تھے یہاں ایک عمارت تھی جو کہ رسالتاً یوز آسف کی عبادت گاہ تھی یہاں ایک تخت تھا جو کہ سلیمان نے یوز آسف کے لئے بنایا بقول بدیع الدین مورخ کشمیر یہاں ایک حواری کی قبر بھی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ محمود غزنوی نے یہاں عبادت کی اور سلطان سکندر نے بھی اس مقام کے اعزاز میں فرق نہیں آنے دیا۔ سلطان نے اس پہاڑی پر ایک مسجد تعمیر کی اور ایک خوبصورت باغ لگوایا۔ اسی طرح منفی کی بجائے مثبت تطہیر کا مظاہرہ کیا۔ قرائن بتاتے ہیں کہ سلطان نے سلیمان کی بنوائی ہوئی عبادت گاہ کے آثار پر ایک مسجد کھڑی کر دی اس کا محراب آج بھی نظر آتا ہے

(۴)

شہنشاہ اکبر اور بعد کے مغل عہد میں کیتھولک مشن کے پریسٹ کشمیر میں آئے انہوں نے آثار کشمیر یہاں کے لوگوں کو اور تخت سلیمان دیکھا تو پکار اٹھے کہ یہ بنی اسرائیل کے کشمیر میں بسنے کا ثبوت ہے ۷۰۸ عیسوی میں ایک پریسٹ Garrnit Catrall لکھتے ہیں۔

"کشمیر میں موسیٰ نام بہت عام ہے اور کچھ پرانے آثار خاص ہیں اس امر کے کہ یہاں بنی اسرائیل آکر بسے تھے مثلاً ایک بلند پہاڑی پر ایک عمدہ عمارت ہے جسے آج بھی تخت سلیمان کہتے ہیں۔"

HISTORY OF MUGHAL EMPIRE P 196

(۵)

عہد اورنگ زیب علیہ الرحمۃ میں فرانسیسی سیاح ڈاکٹر برنیر لکھتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے کشمیر میں بسنے کا پانچواں ثبوت یہ ہے کہ یہاں عموماً سب لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ ایک اونچے پہاڑ پر جو ایک مختصر اور نہایت ہی پرانا مکان نظر آتا ہے اس کو حضرت سلیمان نے تعمیر کروایا تھا اس سبب سے اس کو آج بھی تخت سلیمان کہتے ہیں"

(شاہجہان کے ایام اسیری اور عہد اورنگ زیب ڈاکٹر برنیر کے روزنامچہ کا اردو ترجمہ از خلیفہ سید محمد حسین صاحب) پھر لکھتے ہیں (کوہ سلیمان پر)

"ایک چھوٹی سی مسجد مع باغ کے بنی ہوئی ہے اور ایک نہایت قدیم عمارت موجود ہے جو کہ بظاہر علامتوں سے مندروں کا مندر معلوم ہوتی ہے"

(ایضاً ص۲۵)

سلطان زین العابدین کے دربار کا شاعر ملا احمد (۸۲۳ھ) میں لکھتے ہیں۔

"حضرت سلیمان ہوائی تخت پر کشمیر میں وارد ہوئے اور اس پر قیام فرمایا جس کے باعث اسے تخت سلیمان کہتے ہیں"

(تاریخ حسن از خواجہ حسن جلد ۳)

(یہ سب حوالے بتاتے ہیں کہ تخت سلیمان ایک متبرک جگہ ہے جو آثار حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرف منسوب ہوتے وہ دراصل سلیمان سے تعلق رکھتے ہیں سلیمان پارس سے آمدہ ایک اسرائیلی تھا جو راجہ گوپادت کے زیر تعمیر سنا کے عہدہ جلیلہ پر فائز اور حضرت یوز آسف کا شاگرد تھا۔ اس نے اپنے آقا کی رسالت کا اعلان کوہ سلیمان بلند پہاڑ سے کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ کی راہ میں ثابت قدمی کیساتھ چلنے والی جماعت ۔۔۔ جماعت احمدیہ

(مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب اختر ایم اے، نائب ناظر بیت المال)

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے دائمی کامیابی کا ایک سنہرا اور غیر متبدل اصول بیان فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ
وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ

(سورہ محمد ع۱)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو، اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدموں کو مضبوطی کے ساتھ قائم کرے گا۔ اور مستحکم کر دے گا۔

نیز فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ
تُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابٍ
أَلِيمٍ ۔ تُؤْمِنُونَ
بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ
وَأَنْفُسِكُمْ ۔ ذَٰلِكُمْ
خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ
تَعْلَمُونَ ۔

(سورہ صف ع۲)

یعنی اے مومنو! کیا میں تمہیں ایک ایسی تجارت بتا دوں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچا لے گی کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرو یہی تمہارے لئے بہت بہتر ہے اگر تم واقعی علم رکھتے ہو۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر ارشاد فرمایا ہے کہ وہ لوگ جو ثابت قدمی کے ساتھ خدا تعالیٰ کی راہ میں چلتے ہیں اور اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتے ہیں اور پھر مشکلات اور آزمائشوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے مستقل مزاجی کے ساتھ اس کی راہ میں قربانیاں کرتے چلے جاتے ہیں۔ وہی لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دائمی کامیابی نصیب ہوتی ہے اور وہ بارگاہ الٰہی کی رضوان اور اس کی جنتوں میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات تو غنی ہے۔ وہ کسی مدد کی محتاج نہیں وہ بے نیاز ہے۔ مگر وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کے دین کی خاطر اپنے مال اور اپنی جان اس کی راہ میں پیش کر دیتے ہیں دوسرے الفاظ میں وہ صفاتِ الٰہیہ کی اتباع اختیار کرتے ہوئے اپنے مال اور اپنی جان سے بے نیازی کا برتتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں غنی کر دیتا ہے کیونکہ وہ کسی کا قرض نہیں رکھتا بلکہ اسے بہتر سے بہتر صورت میں واپس کر دیتا ہے جیسا کہ فرمایا:

إِنْ تُقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا
حَسَنًا يُضَاعِفْهُ لَكُمْ
وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَاللَّهُ
شَكُورٌ حَلِيمٌ ۔

(سورہ تغابن ع۲)

اگر تم اللہ تعالیٰ کے لئے اپنے اموال میں سے اچھا ٹکڑہ کاٹ کر الگ کر دو تو وہ اس حصہ کو تمہارے لئے بڑھائے گا اور تمہارے لئے بخشش کے سامان پیدا کرے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ بہت قدردان اور ہر بات کو جاننے والا ہے۔

ان آیات کی روشنی میں اگر ہم جماعت احمدیہ کی مساعی اور اس کی پون صدی کی جدوجہد کا جائزہ لیں۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے لے کر آج تک اسلام اور اللہ تعالیٰ کی عظمت کی خاطر جماعت احمدیہ کی انفرادی اور اجتماعی کارگذاری کو جانچیں اور اس کا محاسبہ کریں تو یہی علم ہو گا۔ کہ اس برصغیر میں بلکہ سچ پوچھو تو دنیا بھر میں اسلام میں یہ ایک واحد جماعت ہے جس کے ہر غریب اور امیر ہر مرد اور عورت بلکہ بچوں نے بھی ثابت قدمی کے ساتھ ایثار اور قربانی کا عہد کیا اور پھر من حیث الجماعت اس عہد کو نباہنے کی کوشش کی۔ جماعت کی تاریخ میں سینکڑوں ایسی مثالیں ہیں۔ جہاں مخلص اور فدائی احمدیوں نے اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنی جانیں قربان کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا۔ اور پھر تمام جماعت نظام خلافت کی برکت سے تنظیم اور ایثار کے ایک راستے پر گامزن ہو گئی۔ جہاں مال، اوقات اور نفس کی قربانی ایک سال یا چھ ماہ کے لئے نہیں تھی۔ بلکہ مستقل حیثیت رکھتی تھی اور اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے افراد جماعت کو توفیق دی کہ وہ ہر سال کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر نہ صرف اس مالی جہاد میں پورے اترے بلکہ اللہ تعالیٰ کی ہی توفیق کے ساتھ وہ ہر سال اس میں بڑھتے چلے گئے۔ چنانچہ صدر انجمن احمدیہ تحریک جدید۔ وقف جدید مجلس انصار اللہ مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس اطفال الاحمدیہ کی تنظیمیں شاہد ہیں کہ ہر سال ان کی کارکردگی کا دائرہ وسیع ہوا اور باوجود اس کے کہ ان کی ضروریات بڑھتی رہیں اللہ تعالیٰ ایسے مخلص دلوں پر اپنے فرشتے نازل کرتا رہا جو ان کی امداد کو آگے بڑھتے رہے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام پورا ہوا يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوحِي إِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ۔ کہ ہم ان افراد سے تمہاری مدد کریں گے۔ جن کے دلوں پر اللہ تعالیٰ آپ اپنی طرف سے تیری نصرت اور مدد کے لئے وحی نازل کرے گا۔

جماعت احمدیہ کی یہ امتیازی خصوصیت کہ اس نے عسر اور یسر کے زمانوں میں۔ جنگ اور امن کے زمانوں میں اور خوشحالی اور بدحالی کے زمانوں میں بھی اللہ تعالیٰ کے دین کی نصرت سے منہ نہیں موڑا۔ بلکہ اس کے اندر ایسے افراد پیدا ہوتے گئے جو دین کی خاطر اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرتے رہے اور پھر مسلسل جہاد کرتے رہے اور اب بھی جہاد کرتے ہیں۔ یہ ایک ایسی خصوصیت ہے جو اسے دنیا کے تمام مذہبی یا غیر مذہبی فرقوں سے ممتاز کرتی ہے اور ثابت کرتی ہے کہ اس جماعت کی بنیاد حق پر ہے اور اس کی سرپرستی اور حفاظت اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے۔

عام طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ بڑی بڑی سیاسی یا ثقافتی پارٹیاں یا جماعتیں قائم ہوتی ہیں اور بڑی بڑی حکومتیں ان کی سرپرستی کرتی ہیں مگر اعلیٰ اخلاق کو اپنا مقصد قرار دینے والی یہ جماعتیں نہ صرف ناکام ہوتی ہیں۔ بلکہ کچھ ہی عرصے کے بعد ان کے اندر خود ایسے لوگ پیدا ہو جاتے ہیں جو علی الاعلان ان پر شدید نکتہ چینی کرتے ہوئے انہیں فقط ایک ڈھونگ قرار دیتے ہیں ان کے اصول کو علانیہ چیلنج کیا جاتا ہے اور پھر بعض اوقات انہیں کالعدم بھی قرار دیا جاتا ہے۔ اگر ایسا نہ بھی ہو تب بھی وہ اخلاقی اور روحانی انقلاب جو روح کو جلا اور بالیدگی بخشتا ہے اور وہ ایمان جو انسان کو نئی زندگی عطا فرماتا ہے۔ ان جماعتوں کو نصیب نہیں ہوتا اور باوجود ہر قسم کی حکومتی امداد کے اور ہر قسم کے پراپیگنڈا کے۔ انہیں وہ نصرت الٰہی نصیب نہیں ہوتی۔ جو مومنین کی جماعت کا خاصہ ہے۔

جماعت احمدیہ کی تاریخ شاہد ہے کہ خلافت ثانیہ کی ابتدا میں جب کہ جماعت کا بجٹ نہایت معمولی تھا۔ اور خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ایک نہایت ہی حقیر رقم تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی نصرت کا کرشمہ دکھایا اور چند روپے چند ہزار روپے میں تبدیل ہوئے اور آج وہ بڑھتے بڑھتے لاکھوں اور کروڑوں تک پہنچ گئے۔ جماعتی ابتلاء اور آزمائشیں آئیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے پھر اپنی نصرت کا کرشمہ دکھایا اور وہ آزمائشیں اور ابتلاء دھوئیں کے بادلوں کی طرح چھٹ گئیں۔ اسلام کے نام اور اس کی عظمت کو اکناف عالم میں پہنچانے والے مبلغین اگر آج سے پچاس سال پہلے انگلیوں پر گنے جاتے تھے تو آج ان کی تعداد سینکڑوں تک پہنچ چکی ہے بلکہ ہر ملک میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں کے مقامی مبلغین کی تعداد میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ یہ نصرت الٰہی کے زندہ کرشمے ہیں۔ جن کو دیکھنے والی آنکھیں موجود ہیں اور یہ سب اس حقیقت کا ثبوت ہیں کہ جس پر اللہ تعالیٰ کی سرپرستی اور شفقت کا ہاتھ ہو اسے کوئی گزند نہیں پہنچ سکتا۔

پس آج ہمارا فرض ہے کہ ہم صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ کے دین کے انصار بنیں اور اپنی جان، مال اور اوقات سے ہر لحظہ اللہ تعالیٰ کے نام اس کے دین کی عظمت کو قائم کرنے میں کوشاں رہیں۔ یہ سودا خدا تعالیٰ کے ساتھ ہے اور یہ وہ تجارت ہے جو نہ صرف ہماری سیئات کو حسنات میں بدل دیتی ہے بلکہ قول قرآنی کے مطابق عذاب الیم سے بچا کر ہمیں جنت و رضوان کی نعمتیں عطا کرتی ہے۔ اے خدا تو ہم پر اپنی شفقت و رحمت کے سائے قائم رکھ اور ہمیں اپنی خدمت کی ثابت قدمی کے ساتھ توفیق عطا فرما۔ آمین۔

انفاق فی سبیل اللہ کی ضرورت

"دنیا میں انسان مال سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے۔ اسی واسطے علم تعبیر الرؤیا میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص دیکھے کہ اس نے جگر نکال کر کسی کو دے دیا ہے تو اس سے مراد مال ہے یہی وجہ ہے کہ حقیقی اتقاء اور ایمان کے حصول کے لئے فرمایا۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّىٰ تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ۔ حقیقی نیکی کو ہرگز نہ پاؤ گے۔ جب تک تم عزیز ترین چیز نہ خرچ کرو گے۔ کیونکہ مخلوق الٰہی کے ساتھ ہمدردی اور سلوک کا ایک بڑا حصہ مال کے خرچ کرنے کی ضرورت بتلاتا ہے۔"

(المسیح الموعودؑ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت انڈسٹریل سکول کا سالانہ نتیجہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام سلائی کا سکول جاری ہے۔ جس میں سلائی، بنائی مشین اور ہاتھ کی کڑھائی سکھائی جاتی ہے تین سالہ کورس ہے اور باقاعدہ سرکاری طور پر امتحان ہوتا ہے۔ جب سے سکول منظور ہوا ہے نتیجہ بہت ہی شاندار رہا ہے اس سال بھی دس طالبات نے امتحان دیا اور دسوں ہی فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوئیں۔ چار نے ڈبل ڈپلوما کا امتحان دیا تھا وہ چاروں بھی کامیاب رہیں۔ تفصیلی نتیجہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

نمبر شمار	رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ	ڈویژن	
۱	۵۸۶	فریدہ انور	۳۱۳	I	فرسٹ
۲	۵۸۷	حفیظہ صادقہ	۲۹۷	I	
۳	۵۸۸	مبشرہ پروین	۲۸۴	I	
۴	۵۸۹	امۃ الودود	۲۷۵	I	
۵	۵۹۰	امۃ المتین ہاشمی	۲۹۷	I	
۶	۵۹۱	ریاض اختر	۲۷۶	I	
۷	۵۹۲	صالحہ نسرین	۳۰۵	I	سیکنڈ
۸	۵۹۳	نصرت ممتاز	۲۹۱	I	
۹	۵۹۴	ارشاد بیگم	۲۷۵	I	
۱۰	۵۹۵	سعیدہ محمود	۳۰۰	I	تھرڈ

ایڈیشنل کرافٹ

۱۱	۵۹۶	ریحانہ تنویر	پاس
۱۲	۵۹۷	طاہرہ وسیم	پاس
۱۳	۵۹۸	امۃ الحمید	پاس
۱۴	۵۹۹	امۃ النصیر	پاس

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرمہ اہلیہ چوہدری احسان الٰہی صاحب بھٹی ساکن اسلام آباد۔ ران کی ہڈی ٹوٹ جانے کی وجہ سنٹرل گورنمنٹ ہسپتال راولپنڈی میں زیر علاج ہیں۔
احباب کرام اور بزرگان سلسلہ سے ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(داؤد احمد ۔ داؤد برادرز آبپارہ ۔ اسلام آباد)

۲۔ خاکسار کے والد مکرم شیخ ممتاز رسول صاحب اکثر بیمار رہتے ہیں۔ آج کل دردِ گردہ کی شکایت ہے احباب جماعت سے دعا کی درد مندانہ درخواست ہے۔ (ڈاکٹر اعزاز رسول کوکب دارالبرکات ربوہ)

۳۔ خاکسار نے اور میرے چھوٹے بھائی عزیز محمد یاسین شاہد نے امسال بی اے کا امتحان دے رکھا ہے نیز خاکسار نے فوج میں کمیشن کے لئے بھی درخواست دے رکھی ہے۔ احباب نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمادیں (محمد یحییٰ حسن ملک ۔ خان پور چک ۲۲۶ گ ب ضلع لائل پور)

۴۔ میرے چچا زاد بھائی میاں غلام رسول صاحب عرصہ سے بیمار ہیں احباب جماعت سے ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (سلطان احمد دودہ ضلع سرگودھا)

۵۔ خاکسار کی ہمشیرہ کے طلائی زیورات چوری ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے استدعا ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے واپس ملنے کے غیبی سامان پیدا فرمائے آمین
(نذیر احمد ربوہ)

۶۔ میرا بھائی اشفاق احمد عرصہ ایک ماہ سے ٹائیفائڈ میں مبتلا رہنے کی وجہ سے پٹھوں میں کھچاؤ کی وجہ سے بیمار ہے۔ دماغ پر بھی اثر ہے میرے چھوٹے بھائی وحید الحق کی ٹانگیں بچپن سے خراب ہیں۔ اب اس کا علاج شروع کیا گیا ہے نیز میرا بچہ راشد احمد عرصہ ۲ ماہ سے بخار میں مبتلا ہے احباب

اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو بھی آزماتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چندہ تحریک جدید کے سلسلہ میں فرمایا :۔

"اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کا بھی امتحان لیتا ہے لیکن وہ بشاشت قلب کے ساتھ یہی کہتے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ اللہ ہی مالک ہے اور اُسی سے ہم نے خیر و برکت لینی ہے۔ اگر اس نے ایک چیز لے لی تو اس سے ہمارا خزانہ تو خالی ہو گیا۔ مگر اس کے خزانے کبھی خالی نہیں ہوتے وہ پانچ سو لے گا تو پانچ لاکھ دے گا بھی۔ چنانچہ ہماری جماعت میں سے بہتوں کو اُن کی قربانیوں کے نتیجہ میں بہت زیادہ دیا ہے۔ ....

سچی بات یہی ہے کہ تمہیں ہر آن ہر لمحہ اور ہر چیز کے لئے اللہ تعالیٰ کی احتیاج ہے اگر تم اس نکتہ کو سمجھو گے نہیں تو اللہ تعالیٰ تم سے برکتیں چھین لے گا۔"

پس حضور کے اس ارشاد کے مطابق جماعتیں اور افراد چندہ تحریک جدید آج کل کے نامساعد حالات کے باوجود جلد از جلد ادا فرمادیں تا آسمانی برکتوں کے وارث بن سکیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنے فضل سے توفیق بخشے آمین۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

نمائندہ "الفضل" سے تعاون کرنے والے احباب !

الفضل ایک ایسا اخبار ہے جس کے مطالعہ سے انسان کو نہ صرف اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے بلکہ بہت سے بیش قیمت روحانی جواہرات نصیب ہوتے ہیں" الفضل" انسان کو راہ ہدایت بتلاتا اور اہل ایمان کو نجات اخروی کا پیغام دیتا ہے اس کی اشاعت جس قدر بھی ہو سکے نسل آدم کے لئے اتنا ہی مفید ہے۔ محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری ناظر اشاعت لٹریچر و تالیف نے اپنے خطبہ جمعہ ملتان میں "الفضل" کی افادیت پر روشنی ڈالتے ہوئے احباب کو زیادہ سے زیادہ خریدار بننے کی تحریک فرمائی ہے۔ نیز ذیل کے احباب نے "نمائندہ الفضل" مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی سے الفضل کی اشاعت بڑھانے میں کما حقہ تعاون فرمایا ہے فجزاھم اللہ احسن الجزاء

۱ ۔ مکرم مولوی برکت اللہ صاحب محمود مربی سلسلہ ملتان۔
۲ ۔ " حکیم خلیل احمد صاحب دہاڑی ضلع ملتان
۳ ۔ " چوہدری محمد اسلم صاحب سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ ملتان
۴ ۔ عزیز انتصار احمد گلگشت کالونی ملتان
۵ ۔ مکرم عبد الرشید صاحب طاہر ملتان
۶ ۔ " میاں محمد علی صاحب (آف واٹہ زیدکا) ملتان
۷ ۔ " چوہدری فضل احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع مظفر گڑھ
۸ ۔ " شیخ انوار احمد صاحب ساہانوی لیہ " "
۹ ۔ " مولوی عزیز محمد خان صاحب مربی سلسلہ لیہ " "
۱۰ ۔ عزیز منیر احمد صاحب گھمن چک ۷۵ / ۳ ٹی ڈی اے۔ " "
۱۱ ۔ مکرم صوفی عبد الغفور صاحب خادم چوک اعظم لیہ " "
۱۲ ۔ " چوہدری عبد العزیز صاحب امیر جماعت احمدیہ علی پور " "
۱۳ ۔ " چوہدری رحمت اللہ صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع بہاولپور
۱۴ ۔ " چوہدری ادریس احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ خانپور
۱۵ ۔ " آغا سیف اللہ صاحب مربی سلسلہ رحیم یار خان
۱۶ ۔ " چوہدری محمد شریف صاحب غلہ منڈی صادق آباد
۱۷ ۔ عزیز محمد نعیم صاحب زاہد صادق آباد۔

(مینجر روزنامہ الفضل ربوہ)

کرام سے تینوں کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (رشید احمد ٹمبر مرچنٹ رحیم یار خان)

۷۔ عاجز ترقی پا کر مشرقی پاکستان جا رہا ہے احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ میرا یہ تبادلہ مبارک کرے اور وہ سفر و حضر میں میرا اور میرے اہل و عیال کا حافظ و ناصر ہو آمین (محمد نعیب عارف۔ راولپنڈی)

۸۔ خاکسار کی بحالی کا معاملہ افسران بالا کے زیر غور ہے۔ احباب جماعت احمدیہ کی خدمت میں بہتر فیصلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(چوہدری محمد عبد اللہ خان فضل منزل ٹیریا آفس رحیم یار خان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انصار اللہ کے سولھویں (۱۶) سالانہ اجتماع کے موقع پر!

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا پیغام

افسوس ہے کہ اس دفعہ انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع میں محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ علالت طبع کی وجہ سے شریک نہیں ہو سکے اور آپ کو ان ایام میں بغرض علاج ربوہ سے باہر جانا پڑا۔ اس مجبوری کے پیش نظر محترم صاحبزادہ صاحب نے جو پیغام انصار اللہ کے نام تحریر فرمایا ہے اور جو محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نائب صدر انصار اللہ مرکزیہ نے اجتماع کے افتتاحی اور اختتامی اجلاس میں پڑھ کر سنایا وہ درج ذیل کیا جاتا ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

میرے انصار بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے اپنی بیماری کی فوری نوعیت کی وجہ سے علاج کے لئے ربوہ سے باہر جانا پڑا ہے اس لئے مختصر سا پیغام چھوڑے جا رہا ہوں۔ سال میں متعدد مواقع اکٹھے بیٹھنے کے ہمیں ملتے ہیں جن میں سے ایک ہمارا سالانہ اجتماع بھی ہے۔ جس میں ایک دوسرے سے تعارف کی تجدید ہوتی ہے۔ اخوت کا احساس بڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کی یادیں تازہ ہوتی ہیں، خدا اور رسولؐ کی باتیں سننے کا موقع ملتا ہے۔ اور پھر اس خادم کو اپنے مخدوم بھائیوں سے مل کر جو خوشی ہوتی ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے لیکن اس مرتبہ آپ سے ملنے اور آپ کو خوش آمدید کہنے سے محروم ہوا جا رہا ہوں جس کا شدید قلق ہے۔ میری یہ خواہش اور درخواست ہے کہ آپ اس موقع سے فائدہ اٹھائیں۔ کیونکہ یہ روح کی تسکین کا سامان ہے۔ سارا وقت تحمید و تمجید و درود و سلام میں گزاریں۔ کہ اطمینان قلب حاصل کرنے کا یہی واحد ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا الا بذکر اللہ تطمئن القلوب سو جس نے روح کی تسکین اور قلب کا اطمینان حاصل کرنا ہے وہ اس نسخہ کو آزمائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہی آپ کا حافظ و ناصر رہے۔ دینی و دنیوی برکتوں سے بھرپور حصہ پائیں خیر و برکت سے رہیں۔ اور خیر و برکت کی جھولیاں بھر کر گھروں کو لوٹیں۔ دعاؤں کے متعدد مواقع میسر آئیں گے اس خادم کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار مرزا مبارک احمد
صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ

ٹنڈر مطلوب ہیں

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ جو
۲۶-۲۷-۲۸ فتح ۱۳۵۰ ہش
دسمبر ۱۹۷۱ء
(انشاء اللہ)

ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے کے موقع پر مندرجہ ذیل سپلائی کے لئے ٹنڈر مطلوب ہیں

۱۔ بڑا گوشت
۲۔ چھوٹا گوشت

اوقات دفتر میں شرائط وغیرہ دفتر جلسہ سالانہ سے معلوم کی جا سکتی ہیں۔ ٹنڈر داخل کرنے کی آخری تاریخ ۳۰ اخاء ہے۔

(ناظم سپلائی جلسہ سالانہ ربوہ)

نمایاں کامیابی

عزیز اسامہ سعید ابن لفٹننٹ کرنل محمد سعید صاحب لاہور نے ایف ایس سی (پری انجینئرنگ گروپ) میں ۷۹۰ نمبر لے کر نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ لاہور بورڈ میں پری انجینئرنگ گروپ میں عزیز کی چوتھی پوزیشن ہے اسے بورڈ کی طرف سے وظیفہ بھی ملا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کی یہ کامیابی ہر جہت سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

درخواست دعا

مکرم چوہدری رحمت اللہ صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع بہاولنگر کی اہلیہ صاحبہ کو بچی کی ولادت کے بعد کافی حد تک نقاہت پیدا ہو گئی ہے۔

احباب جماعت

انہیں صح...

بزم اردو تعلیم الاسلام کالج نے جو ادب کے میدان میں کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں ان کی شہرت دور دور تک پہنچ چکی ہے

بزم اردو کی افتتاحی تقریب میں ملک کے نامور ادیب و نقاد ڈاکٹر وزیر آغا کی تقریر

ربوہ۔ ملک کے نامور ادیب و نقاد اور شاعر ڈاکٹر وزیر آغا نے اس امر پر خوشنودی کا اظہار کیا ہے کہ بزم اردو تعلیم الاسلام کالج ایک فعال بزم ہے اس بزم نے یہاں جو اردو کانفرنسیں ادبی مذاکرے یا جو خاص ایام منائے ہیں ان کی شہرت دیوار ربوہ پار کر کے بہت دور دور تک پہنچ چکی ہے اور ہمارے وطن کے بیشتر اہل نظر اس بزم کے نام اور کام سے واقف ہیں۔ آپ نے اپنے ان خیالات کا اظہار بزم اردو کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا

بزم اردو کی یہ افتتاحی تقریب ۱۳ اکتوبر کو ۵ بجے شام کالج ہال میں منعقد ہوئی۔ مہمان خصوصی کے کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو کالج کے طالب علم مشہود الحق نے کی۔ تلاوت کے بعد نگران بزم اردو ڈاکٹر ناصر احمد پرواز ی نے حاضرین سے مہمان خصوصی کا تعارف کرایا اور آخر میں آپ سے خطاب کی درخواست کی۔ مہمان خصوصی نے اپنے خطاب میں فرمایا انجمنیں تو اور بھی ہیں اور قریب قریب ہر کالج نے اپنی اپنی قسم کی بزم اردو قائم کر رکھی ہے جس کا کام زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ اپنے سابقہ پرنسپل کے تبادلے کے موقع پر خوشی کا اظہار کریں یا نئے پرنسپل کی آمد کے موقع پر خوشی کا اظہار کریں۔ اور بس لیکن آپ کی اس بزم نے جو کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں ان سے اس علاقہ کے بہت سے لوگ واقف ہیں۔

آپ نے جو یہاں اردو کانفرنسیں کروائیں اور جو ادبی مذاکرے کروائے یا خاص ایام منعقد کئے ان کی شہرت دیوار ربوہ پار کر کے بہت دور دور تک پہنچی ہے اور ہمارے وطن کے بیشتر اہل نظر اس بزم کے نام اور کام سے واقف ہیں۔

حضرات! ماضی میں آپ کی انجمن نے جو عمدہ کام کئے ان کا سہرا زیادہ تر ڈاکٹر پرویز پروازی کے سر ہے انہوں نے اس سلسلے میں بے حد کام کیا اور آپ کی یہ خوش قسمتی ہے کہ چوہدری محمد علی صاحب جیسے صاحب نظر شاعر اور ادیب آپ کے پرنسپل ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ ان کی سرپرستی کے باعث یہ انجمن اور بھی ترقی کرے گی۔ اور یہ سال اس کی زندگی میں بہت نیک سال ثابت ہوگا۔

آپ نے اس مختصر خطاب کے بعد سال رواں کے نئے صدر اور سیکرٹری کو سٹیج پر آنے کی دعوت دی۔ اجلاس کے آخر میں صدر بزم اردو نے مہمان خصوصی نیز پرنسپل صاحب اور دیگر مہمانان کرام جناب غلام جیلانی اصغر پرنسپل گورنمنٹ کالج جوہر آباد، مشہور ادیب جناب انور سدید اور دیگر حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور اس طرح بزم اردو تعلیم الاسلام کالج کی یہ افتتاحی تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

(عرفان احمد خان)